14247 ـ نماز میں عورت کی امامت

سوال

اگر کچھ عورتیں جمع ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو کیا وہ اذان اور اقامت کہہ سکتی ہیں ؟
اور کیا وہ نماز کی جماعت کروا سکتی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے اذان اور اقامت اس طرح مشروع نہیں جس طرح مردوں کے لیے مشروع ہے، لیکن اگر عورت اذان اور اقامت کہے تو اس کی تین حالتیں ہیں.

1 ـ عورت کا صرف مردوں کی جماعت کے لیے اذان اور اقامت کہنا، یا پھر مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے، اس حالت میں عورت کے لیے اذان اور اقامت کہنی جائز نہیں، اور مردوں کی جماعت کے لیے اس کی دی گئی اذان اور اقامت ناکافی ہو گی.

2 ـ صرف اکیلی عورتوں کے لیے اذان اور اقامت کہنا.

3 ـ یا پھر صرف اپنے لیے، عورتوں یا صرف اپنے لیے اذان اور اقامت کہنا جائز ہے، لیکن یہ مردوں کی طرح نہیں، کیونکہ مردوں کے حق میں زیادہ متاکد ہے، اور اگر عورتیں اذان دے لیں تو جائز ہے، اور اگر نہ بھی دیں تو پھر بھی جائز ہے، اگر وہ اذان دیتی ہے تو اسے آواز پست رکھنا ہو گی وہ بلند آواز سے اذان نہیں کہے گی، صرف اتنی آواز رکھے کہ اس کی سہیلیاں ہی سن سکیں.

اور رہا مسئلہ عورت کا عورتوں کی جماعت کے لیے اقامت کہنا تو یہ استحباب کے زیادہ قریب اور اولی ہے، لیکن اگر وہ اقامت نہ بھی کہے تو ان کی نماز صحیح ہو گی.

اور عورت کی امامت حکم کے اعتبار سے دو صورتیں رکھتی ہے:

1 ـ عورت کا مردوں کی امامت کروانا، یا پھر عورتوں اور مردوں دونوں کی اکٹھی امامت کروانا.

چنانچہ نماز میں عورت کے لیے مردوں کی مطلقا امامت کروانا جائز نہیں چاہے نماز فرضی ہو یا نفلی.

2 ـ عورت کا عورتوں کی امامت کروانا: جب عورتیں ایك جگہ جمع ہوں تو عورت کے لیے انہیں نماز پڑھانا مستحب ہے، ان میں سے ایك عورت جماعت کروائے لیکن وہ ان کے درمیان صف میں ہی کھڑی ہو گی، لہذا عورت کے لیے عورتوں کی امامت کروانا جائز اور صحیح ہے .